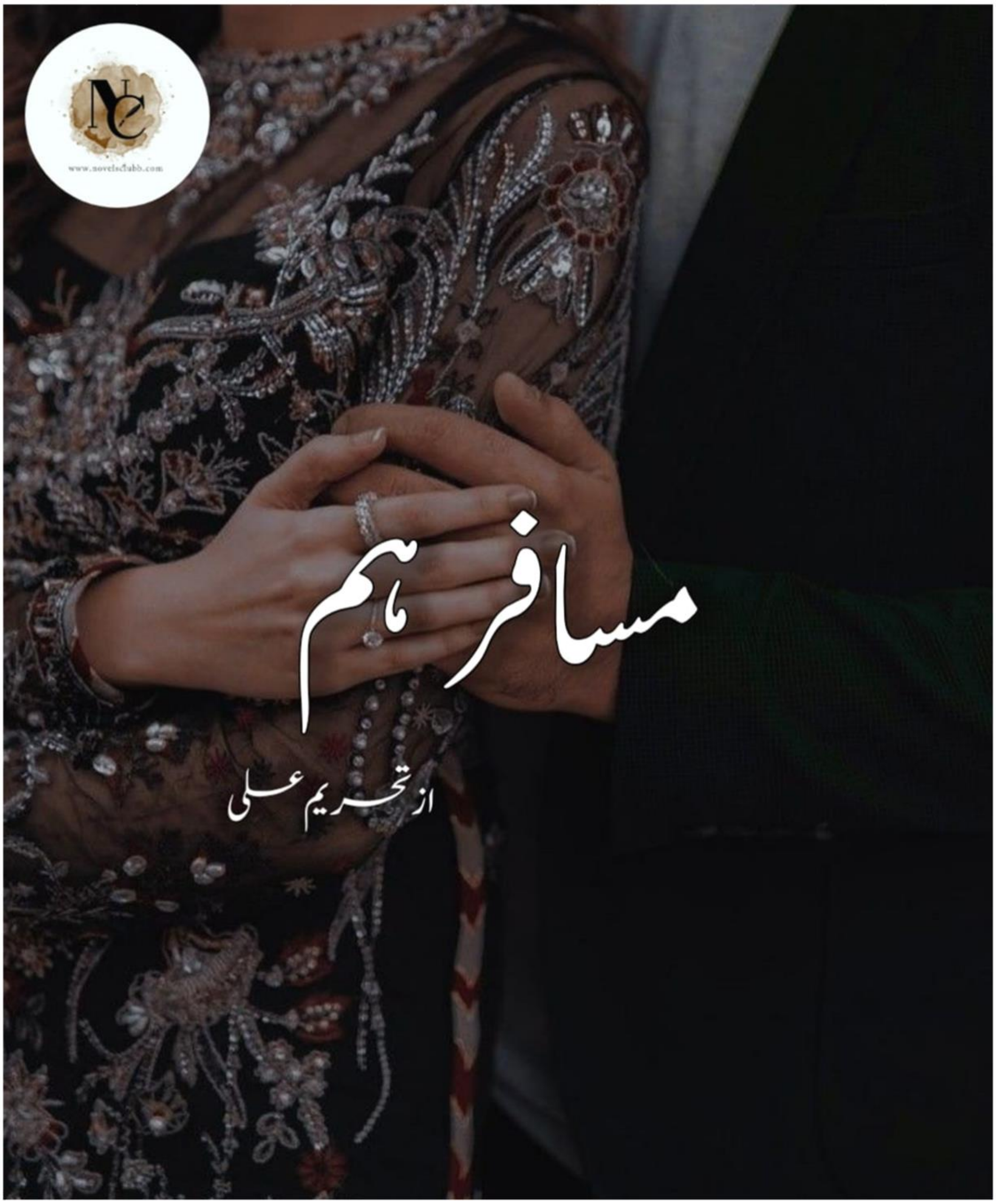
www.novelsclubb.com
مسافر ہم
از تحریم علی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مسافرهم

از قلم تحریم علی

دوسری قسط

ملک ہاؤس میں ہمائیل کی سالگرہ کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔اب سب اپنی تیاریوں میں مصروف تھے۔

"ماموں!"سفیان ہاتھ میں جیل اور کنگھی لئے ضارف کے پاس آیا۔"بال بنادیں۔"

"کیوں ہیرو؟ہر بار تو آرش سے بنواتے ہو؟"ضارف نے اسکے بال سیٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیک لینے گئے ہیں اس لئے میں آپکے پاس آگیا۔"

"اچھا اچھا۔ چلو یہ جہاں سے لے کے آئے تھے رکھ کے آؤ۔" ضارف نے بیڈ پہ گرا تولیہ اٹھایا اور کنگھی سفیان کو دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بتا دیں کیسا لگ رہا ہوں؟" بارہ سالہ سفیان بلیو جینز پہ گرین ٹی شرٹ پہنے، ہاتھ میں گھڑی، جیل سے سیٹ بال اور سفید جوگرز میں ضارف کے سامنے کھڑا تھا۔

"Dashing لگ رہے ہو۔" ضارف نے انگوٹھے سے تھمبس اَپ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"Thanks!" سفیان نے اپنے کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

****

"بھائی!" سیڑھیوں سے اترتے ہوئے حیام زور سے چیخی۔

"بہرے نہیں ہوئے ہم لوگ حیام" پیچھے سے آتے سعد نے کہا۔

"آپی! کتنا مِس کیا میں نے آپ دونوں کو۔" وہ پہلے عظمیٰ اور پھر معیز سے ملتے ہوئے بولی۔

"کسی نے پوچھا؟" آرش نے حیام کے پاس جا کے سرگوشی کی۔ "آؤچ!"

حیام نے جواب دینے کے بجائے آرش کے بازو پہ چٹکی کاٹی۔

"چلو جا کہ تیار ہو جاؤ۔" عالیہ بیگم نے معیز اور عظمیٰ کو کہا۔

ابھی وہ لوگ اپنے اپنے کمروں میں جانے لگے تھے کہ دو نو وارد گھر میں داخل ہوئے۔ "السلام و علیکم!" ان دونوں نے سب کو سلام کیا۔ "و علیکم السلام!" وہاں بیٹھے سبھی لوگوں نے جواب دیا۔

"میں فریش ہو کے آتی ہوں۔" عظمیٰ اپنا ہینڈ بیگ لے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"اور بتاؤ بیٹا کیسا چل رہا ہے سب؟" اظہر صاحب نے فیضان سے پوچھا۔

"الحمد اللہ انکل دعا ہے آپکی۔" فیضان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

سب اپنی اپنی باتوں میں لگے تھے لیکن معیز کی نظریں بار بار ایک ہی چہرے کی طرف اٹھ رہیں تھیں۔

"روحہ ہم لوگ ریڈی ہونے جارہے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ۔یہاں بور ہوگی۔"زرناب نے اٹھتے ہوئے روحہ جو فیضان کی چھوٹی بہن تھی سے کہا۔

"زونی مجھے ریڈ کلر کے ایئررنگز دیدو۔"زرناب کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ عنایہ بولی۔

"دیکھو تم لوگ میک اپ ضائع مت کرو چہرے تم لوگوں کے ویسے ہی رہنے ہیں۔"آرش نے اپنے کمرے میں جاتے ہوئے زرناب کے کمرے میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی شکل گم کرو یہاں سے۔"عنایہ نے بالوں کی پونی باندھتے ہوئے کہا۔

"کیوں تنگ کررہاہے؟"فیضان نے پیچھے سے آرش کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ان چڑیلوں کو تنگ کرکے مجھے مرنا تھوڑی ہے۔"آرش نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو نے سجاوٹ اچھی کی ہے۔تو ایونٹ ڈیزائنر (event designer)بن جا۔"فیضان نے آرش کے کندھے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

"کچھ خوف کریں بھائی ابھی میرے والد محترم نے سن لیا نہ ڈائریکٹ اوپر کی فلائٹ بُک کروا دیں گے۔"آرش نے اپنے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"بہت بڑا ڈرامے باز ہے تو ویسے۔"فیضان نے آرش کے سر پہ چپت لگاتے ہوئے کہا۔

"بس کبھی غرور نہیں کیا۔"آرش نے اپنی شرٹ کے کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

****

مغرب کی نماز کے بعد سب چھت پر موجود تھے۔ سیٹ اپ بہت خوبصورتی سے کیا گیا تھا۔ایک طرف دیوار پہ ہیپی برتھڈے کی جھالر لگی تھی۔ باقی دیواروں کو خوبصورتی کے ساتھ فیری لائٹس سے سجایا گیا تھا۔ایک طرف چوڑی میز پہ کھانے کا انتظام تھا۔جب کہ بیچ میں ایک چھوٹی میز رکھی تھی جہاں کیک کاٹا جانا تھا۔ سالگرہ اور کھانے سے فارغ ہو کر سب چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"دادو ہفتے کو پاپا کی برسی ہے۔آپ سب کو آنا ہے۔" فیضان نے چائے پیتے ہوئے عابد صاحب سے کہا۔

"اور تم سب رکو گے کیونکہ اگلے دن اتوار ہو گا۔" روحہ نے اپنے برابر میں بیٹھی زرناب سے کہا۔

"لیکن!" ہمائیل نے کچھ کہنا چاہا۔ "لیکن ویکن کچھ نہیں۔ بول دیا تو بول دیا۔" فیضان نے بیچ میں ہی ہمائیل کو ٹوک دیا۔

"چلیں ہم چلتے ہیں۔" فیضان اور روحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہم بھی نکلتے ہیں اب۔" عزیر اور ماہین بھی ان کے ساتھ اٹھے۔

مہمانوں کو الوداع کہنے کہ بعد آرش اور ضارف نے چھت کی حالت پہلے جیسی کی۔ زرناب اور عنایہ نے برتن دھوئے۔ حیام نے کچن سمیٹا اور سب اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔

****

آسمان کالا سیاہ ہو رہا تھا۔ چاند اپنی آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اچانک اسکی آنکھ کھلی۔ موبائل پہ ٹائم دیکھا تو رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ وہ اپنے بیڈ سے اٹھا۔ چپل پہن کے باہر لاونج میں آیا۔ وہاں بھی اندھیرا چھایا تھا۔ وہ پانی پینے کی غرض سے کچن میں جا رہا تھا کہ اچانک اس کے کان میں کسی کے رونے کی آواز آئی۔ آواز کی سمت چلتے ہوئے جب وہ سیڑھیوں کے پاس پہنچا تو اسے روتے ہوئے دیکھا۔ وہ ہاتھ میں ایک کتاب لئے رو رہی تھی۔

''عنایہ کیا ہوا ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟''آرش نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

آرش کے پوچھنے کی دیر تھی کہ عنایہ مزید ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی۔

''ارے کیا ہوا؟''آرش نے پیار سے پوچھا لیکن عنایہ کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

''ارے کیا ہوا ہے؟ کچھ تو بتاؤ؟''وہ اس کے رونے سے تنگ آ گیا تھا۔

''وہ مر گیا۔''عنایہ نے ہچکیوں کے ساتھ بتایا۔

''کون؟''آرش نے اچنبھے سے پوچھا۔

''عمر!''

www.novelsclubb.com

''کون عمر؟''اب آرش کو غصہ آ رہا تھا۔

''علیزے کا کزن۔''عنایہ کے رونے میں ایک بار پھر تیزی آ چکی تھی۔

''کون علیزے؟ تمہاری کوئی فرینڈ ہے؟''اب کی دفعہ آرش کے لہجے میں فکرمندی تھی۔

عنایہ نے نفی میں سر ہلایا اور آرش کے ہاتھ میں کتاب دی۔ آرش نے کتاب کا عنوان پڑھا "امر بیل"۔

"کیا ہے یہ اور مجھے کیوں دے رہی ہو؟" آرش نے کتاب واپس دینے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ کسی خیال کے تحت جھٹکے سے پیچھے کیا۔" don't tell me کہ عمر کوئی ناول کا کیریکٹر تھا۔" عنایہ کے سر اثبات میں ہلانے کی دیر تھی کہ آرش کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا۔ اسکی ہنسی اب رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ جبکہ عنایہ کو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آرش کو ہنسی کس بات پہ آرہی تھی۔

"پاگل ہو گئے ہو؟" عنایہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہ..... نہہ..... نہیں تو!" آرش نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔" جاؤ جا کہ سو جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے۔" ہنسنے کی وجہ سے آرش کی انکھوں میں پانی آگیا تھا جس کو صاف کرتے ہوئے وہ عنایہ سے مخاطب ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم جارہی ہوں۔" عنایہ اس سے کتاب جھپٹتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی جبکہ آرش بھی پانی پینے کچن میں چلا گیا۔

****

صبح کے دس بج رہے تھے۔ عابد صاحب اخبار بینی میں مصروف تھے۔ انہی کے قریب عالیہ اور نگہت دوپہر کے کھانے کے لیۓ سبزی بنا رہی تھیں۔ ضارف اور آرش ناشتے میں مصروف تھے۔ ارتج اور زرناب صوفے پہ رکھے دھلے ہوئے کپڑوں کو تہہ کر رہی تھیں اور حیام بازل کے ساتھ ٹی وی پہ کارٹون دیکھ رہی تھی۔ معیز اور عظمیٰ اپنے ناشتے کا انتظار کر رہے تھے جو کچن میں نادیہ بیگم بنا رہی تھیں۔ عنایہ کچن سے اپنا چائے کا بھاپ اڑاتا کپ لے کے حیام کے برابر صوفے پہ جا کے بیٹھی ہی تھی کہ آرش کی آواز آئی۔

"عنایہ!"

"ہمم۔"عنایہ نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

معیز اور عظمیٰ بھی ناشتہ کرنے میں مصروف ہو چکے تھے۔

"جنازہ کب ہے؟"آرش نے پانی پیتے ہوئے پوچھا۔آرش کے بولنے کی دیر تھی کہ لاونج میں بیٹھے سب لوگ عنایہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

"کس کا جنازہ؟"عالیہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔

"علیزے کے کزن کا۔"آرش نے پورے جہان کی معصومیت اپنے چہرے پہ سجالی۔

"کون علیزے؟"آرش کے منہ سے لڑکی کا نام سن کے زرناب کو حیرت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"عمر کے ماموں کی بیٹی۔"آرش نے جواب دیا۔

"کیوں کنفیوز کر رہے ہو؟سیدھے طریقے سے بتادو۔"اب کی بار معیز بولا۔

"عنایہ بتادوں؟"آرش نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

عنایہ نے آرش کو ایسے دیکھا جیسے بھوکی شیرنی اپنے شکار کو دیکھتی ہے۔ آرش نے 'اسے ی' تک کل رات ہونے والا پورا قصہ سنایا اور سب ہنسنے لگے۔ "ہمائل بھائی کو آنے دو بتاؤں گی اُنہیں تم میرا مذاق اڑا رہے تھے۔" عنایہ نے کچن میں جاتے ہوئے ہلکی آواز میں دھمکی دی۔ پیچھے آرش پھر ہنسنے لگا۔

****

یہ منظر ہے مرحوم نوید شیخ کے بنگلے کا۔ وہ لان میں بیٹھا ہلال کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری کافی۔" روحہ کی آواز پہ وہ اپنے خیالات کی دنیا سے باہر آیا۔

www.novelsclubb.com

"تھینک یو!" اس نے مسکراتے ہوئے کپ پکڑا۔

"کیا سوچ رہے تھے؟" روحہ نے فیضان کے برابر کرسی پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں! تم بتاؤ امی کو کال کر دی تھی؟"

"نہیں۔ان کی کال خود ہی آگئی تھی۔ حرا کی منگنی ہے جمعہ کو اسکی دعوت کے لئے تو میں نے ساتھ ہی بول دیا تھا قرآن خوانی کا۔" روحہ نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔ "وہ امی کہہ رہی تھیں کہ...."

"کہ؟" فیضان نے روحہ کی طرف اچنبھے سے دیکھا۔

"وہ کہہ رہی تھیں کہ اگر انکو ٹائم ملا تو ہی آئینگی۔ وعدہ نہیں کر رہیں۔" روحہ نے گھاس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔انکی بھی اپنی لائف ہے تمہارے ساتھ میں ہوں نہ۔اداس کیوں ہو رہی ہو۔" فیضان ماحول کی اداسی کو کم کرنے کے لئے ہلکے پھلکے انداز میں روحہ سے مخاطب ہوا۔

"میری اداسی ایک ہی طریقے سے ختم ہو سکتی ہے۔" وہ فیضان کا ارادہ سمجھ گئی تھی اس لئے فوراً موڈ ٹھیک کر لیا۔

"اچھا۔اور وہ کیسے؟"

"تمہاری شادی سے۔" فیضان کی شادی کی بات کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں ایک الگ سی چمک تھی۔

"ہمم۔ سوچا جاسکتا ہے۔ تم لڑکی ڈھونڈو۔" فیضان نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"لو یہ کیا بات ہوئی بھلا؟ شادی تم نے کرنی ہے اور لڑکی میں ڈھونڈوں۔" روحہ نے شرارت سے کہا۔ "ویسے ایک لڑکی دیکھی تو ہے۔"

"اچھا جی۔ کون ہے وہ حسینہ؟" فیضان نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

"اُف! ابھی سے حسینہ۔" روحہ نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"ہاں تو مجھے اپنی بہن پہ پورا یقین ہے کوئی حسینہ ہی دیکھی ہو گی۔" فیضان نے اسکی نوٹنکی پہ ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تو ہے۔ چلو تمہیں ملواؤں گی کسی دن۔" روحہ نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے مزے سے کہا۔

”ڈن!“فیضان نے کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے کہا۔

”کیسی بنی تھی؟“روحہ نے بھی کپ رکھتے ہوئے پوچھا۔

”ٹین آؤٹ آف ٹین!“فیضان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”برتن دھو کے رکھنا۔“روحہ نے فیضان کو ٹرے لیجاتے دیکھا تو آواز لگائی۔

”اچھا محترمہ اور کچھ؟“

”نہیں نہیں آج کے لئے اتنا ہی۔“روحہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

****

www.novelsclubb.com

آسمان ہلکا ہلکا گلابی ہو رہا تھا۔وہ ساتوں پسینے سے شرابور گھر میں داخل ہوئے۔

”مزہ آیا نہ۔“آرش نے صوفے پہ گرتے ہوئے کہا۔

"تم بالکل جنگلیوں کی طرح کھیلتے ہو آرش۔ چار دفعہ میرے پاؤں پہ چڑھے ہو۔" عنایہ نے بالوں کا جوڑا کھولتے ہوئے کہا۔

"بہن یہ بولو تمہیں تمیز نہیں ہے کھیلنے کی آئندہ سے تمہیں گول کیپر نہیں بناؤں گا۔" آرش نے اپنے جوگرز اتارتے ہوئے کہا۔

"بھابھی پانی پلا دیں۔" زرناب نے لاؤنج میں بیٹھے بیٹھے آواز لگائی۔

"اسکا بھی ایک چھوٹا بچہ ہے تم اٹھ کہ خود نہیں پی سکتی۔" نادیہ بیگم نے پانی کی بوتل اور گلاس میز پہ رکھتے ہوئے کہا۔

"ماما میچ کھیل کہ آئی ہوں نہ۔" زرناب نے پانی کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بہت ثواب کا کام کر کے آئی ہو۔"

"اور تم دونوں یہ جوتے اپنے کمرے میں اتارو۔" ضارف اور آرش کو جوگرز اتارتا دیکھ نادیہ بیگم نے ڈانٹا۔

"چھوٹی ماما ایک کپ کافی بنا دیں۔" ہمائیل نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

"ماما جوس تو بنا دیں۔" عظمیٰ نے بھی کمرے میں جاتے ہوئے اپنی والدہ سے کہا۔

"بی بی مجھے اور بھی کام ہیں۔ یہ لڑکوں والے حلیے بدل کہ کچن میں آؤ۔ اپنے لئے بھی بنا لو اور ان سب کو بھی بنا کہ دو۔" نادیہ بیگم نے کچن میں واپس جاتے ہوئے کہا۔

"چلو بیٹا اتارو یہ کپڑے۔" نادیہ بیگم نے حیام کو وہیں بیٹھے دیکھا تو ڈپٹا۔

"یس میم!" حیام نے ماتھے تک ہاتھ لے جا کہ سیلوٹ کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

یہ کہانی ہے "ملک ہاؤس" کے مکینوں کی۔

ہاشم ملک اور انکی اہلیہ ممتاز ہاشم کی۔انکی دو اولادیں تھیں۔عابد ملک اور ناہید ملک۔عابد ملک کی شادی ہاشم صاحب کے بچپن کے دوست کی بیٹی عشرت بیگم سے ہوئی تھی۔جبکہ ناہید کی شادی انکے ماموں زاد وسیم شیخ سے ہوئی تھی۔عابد صاحب کے پانچ بچے ظفر، جلال، اعجاز، عباس اور سب سے چھوٹی نگہت تھیں جب کہ ناہید بیگم کے دو بچے ثروت اور نوید تھے۔وقت پر لگا کے اڑ گیا۔عابد صاحب کے بڑے بیٹے ظفر کی شادی اپنی پھوپھی زاد ثروت سے ہوئی جن سے انکے تین بچے اسد، ماہین اور ہمائل تھے۔

عابد صاحب کے دوسرے بیٹے جلال کی شادی انکی کلاس فیلو فوزیہ سے ہوئی جن سے انکے دو بچے عمر اور کنزا تھے۔

www.novelsclubb.com

عابد صاحب کے دو بیٹے عباس اور اعجاز جڑواں تھے۔ان دونوں کی شادی جڑواں بہنوں سے ہی ہوئی۔عباس صاحب کی شادی عالیہ بیگم سے جن کہ تین بچے معیز، آرش اور حیام جبکہ اعجاز صاحب کی شادی نادیہ بیگم سے جن کی دو بیٹیاں عظمیٰ اور زرناب تھیں۔عابد صاحب کی سب سے لاڈلی انکی اکلوتی اور چھوٹی بیٹی

نگہت تھیں جنکی شادی عابد صاحب کے بزنس پارٹنر کے بیٹے ڈاکٹر انور سے ہوئی اور انکے بھی تین بچے سعد، ضارف اور سب سے چھوٹی عنایہ تھے۔

ناہید بیگم کے بیٹے نوید کی شادی انکی پھوپھی زاد ثمرین سے ہوئی جن سے انکے دو بچے فیضان اور روحہ تھے۔ ثمرین اس شادی سے خوش نہیں تھیں اس لئے روحہ جب چند دن کی اور فیضان ایک سال کا تھا تو انہوں نے نوید صاحب سے طلاق لے لی۔ نوید صاحب ایک پولیس افسر تھے۔ اپنی سخت جاب کی وجہ سے وہ اپنے بچوں کو توجہ نہیں دے پاتے تھے جس کی وجہ سے انکے دونوں بچے بھی ملک ہاؤس میں اپنی پھوپھو یعنی ثروت بیگم کے پاس رہنے لگے۔

ملک ہاؤس ایک مکمل گھرانہ تھا۔ وہاں سب ہنسی خوشی رہتے تھے۔ ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی۔ لیکن وقت کبھی بھی ایک سا نہیں رہتا وقت کا پہیہ گھوما اور سب بدل گیا۔

****

www.novelsclubb.com

"کہانی سنو، کہانی سنو، کہانی سنو، کہا!"

"بس کر دے بھائی۔ایک تو اتنی بری آواز اوپر سے تو ایک ہی لائن گائے جا رہا ہے۔" ضارف جو عظمیٰ سے اپنے سر میں مالش کروا رہا تھا ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"تو جلتا ہی رہنا۔لڑکیاں مرتی ہیں میری آواز پہ۔" آرش نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"وہ آواز پہ نہیں آواز سے مرتی ہو نگی۔" زرناب نے چائے کی ٹرے رکھتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے آرش کچھ بولتا عنایہ چاکلیٹ کھاتے ہوئے صوفے پہ آکہ بیٹھی۔

"بہنوں اور انکے بھائیوں آپ سب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کنزا جلال ملک کی سواری دس منٹ میں اِس عالیشان ملک ہاؤس میں داخل ہونے والی ہے۔"

"تمہیں کس نے کہا؟" عظمیٰ جب ہاتھ دھو کہ واپس آئی تو عنایہ کے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"آپی آپکو نہیں پتا یہ بابی جی ہیں۔انہیں الہام آتے ہیں۔جے ہو عنایہ بابی جی کی۔"کوئی کچھ بولتا اس سے پہلے آرش نے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کے ہوا میں نعرہ لگانے کے انداز میں اڑایا۔

"ہیں!! کیا؟ کیا ہوں میں؟"عنایہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے آرش کو گھورا۔

"بابی جی۔"بینیازی سے جواب آیا۔

"ڈفر وہ میں نے بھی سن لیا تھا اسکا مطلب کیا ہوتا ہے؟"عنایہ نے آدھی چاکلیٹ توڑ کہ آرش کو دیتے ہوئے پوچھا۔

"اوہو وہ ہوتے ہیں نہ بابا جی جن کو سب پتا ہوتا ہے تو تم لڑکی ہو تو بابی جی۔" آرش نے کسی چھوٹے بچے کی طرح اسے سمجھایا۔

"seriously آرش۔"عنایہ کو جیسے یقین نہ آیا ہو۔

"اسے چھوڑو یہ بتاؤ تمہیں کس نے کہا کنزا آنے والی ہے؟"حیام نے اسکے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے بڑی ممانی نے بتایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اتنے میں انٹر کام بجا۔حیام نےreceive کر کہ پوچھااور پاس کھڑے سعد کو دروازہ کھولنے کااشارہ کیا۔

"کون ہے؟"زرناب نے پوچھا۔

"کنزا۔"ایک لفظی جواب دیتی وہ اپنے موبائل میں مصروف ہو گئ۔

now the battel begins!""آرش اپنے ہاتھ جھاڑتا کھڑا ہوا۔

"انسان بن۔"ضارف نے اسکے کندھے پہ چپت لگاتے ہوئے کہا۔

****

ملک ہاؤس میں سب لوگ ڈائننگ پہ موجود تھے۔کھانے سے فارغ ہو کر سب سونے چلے گئے جب کہ ینگ جنریشن لاونج میں سینماہال کھول کہ بیٹھ گئ۔

"آجhorror مووی دیکھیں گے۔"ضارف نے ٹی وی آن کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں یار۔لاسٹ ٹائم ڈیل ہوئی تھی کہ اس بار کامیڈی موویز دیکھیں گے۔"

عنایہ نے کولڈ ڈرنک کے کینز میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"jurrassic park" لگا لو۔"زرناب نے اپنا مشورہ دیا۔

"یہ کامیڈی ہے؟"آرش نے ایک آئیبرو اٹھا کہ پوچھا۔

آدھے گھنٹے کی تویل بحث اور ہمائل کی ڈانٹ کے بعد وہ سب ایک تھرلر مووی پہ راضی ہو گئے۔تقریباً ڈیڑھ بجے انکا سینما ٹائم ختم ہوا۔ان سب نے مل کر لاؤنج سمیٹا اور اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔

****

www.novelsclubb.com

سورج اپنی آب و تاب سے چمک رہا تھا۔حیام،ضارف،اریج اور عظمیٰ لاؤنج میں بیٹھے کیرم(carrom) کھیل رہے تھے۔پاس ہی عنایہ بازل کے ساتھ

ڈرائنگ کرنے میں مصروف تھی۔ کنزا اپنے موبائل میں مگن تھی کہ اچانک سیڑھیوں سے آرش ہانپتا کانپتا ہوا آیا۔

"آرام سے! آرام سے!" نگہت بیگم نے اسکو اس قدر عجلت میں دیکھا تو کہا۔

پسینہ کہ باعث ماتھے پہ چپکے بال، گرے ٹراؤزر پہ بلیک ٹی شرٹ پہنے وہ برے طریقے سے ہانپ رہا تھا۔

"عنایہ، حیاء تم دونوں جلدی سے چھپ جاؤ وہ تم لوگوں کو لینے آیا ہے۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"کون لینے آیا ہے؟" حیام نے اچنبھے سے پوچھا۔

"ارے یار ٹائم نہیں ہے جلدی سے چھپو۔" آرش نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اُف پہلے بتاؤ تو کون آیا ہے؟" زرناب نے کچن سے نکلتے ہوئے پوچھا۔

سب ہی ٹی وی لاونج میں جمع ہو چکے تھے۔

"پھوٹ بھی دو آرش منہ سے کچھ۔" اب کی بار حیام نے غصے سے کہا۔

اس سے پہلے کہ آرش کچھ کہتا معیز گھر میں داخل ہوا۔

''کچرے والا آیا ہے باہر کچرا دے دیں۔''معیز نے نگہت بیگم سے کہا۔

اچانک آرش چلایا۔''شٹ یار! دیکھا آگیا نہ۔کہا بھی تھا تم دونوں سے کہ چھپ جاؤ۔اب وہ تم دونوں کو بھی لے جائے گا۔''آرش ڈرامائی انداز میں کہتا صوفے پہ ڈھیر ہو گیا جب کہ بات سمجھ آنے پر سب ہنسنے لگے۔

سب اپنے اپنے کاموں میں واپس مصروف ہو گئے لیکن کنزا کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

''آرش تم یہ بات بتانے کے لئے بھاگتے ہوئے آئے تھے۔امیزنگ!''کنزا نے نزاکت سے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

''کنزا اتنا فنی بھی نہیں تھا۔''حیام کو نا جانے کیوں برا لگا۔وہ غصے سے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔جب کہ آرش کو محسوس ہوا کہ معاملہ سنگین ہو گیا ہے۔

''شرم تو نہیں آتی نہ تمہیں۔ ویسے بھی وہ تمہیں لینے آیا ہو گا۔ سب کو پتا ہے کہ ملک ہاؤس میں ایک ہی کچرا ہے۔'' عنایہ نے ڈرائنگ کرتے ہوئے آرش سے کہا۔

وہ آپس میں ایسے مذاق کرتے رہتے تھے اس لئے کسی نے برا نہیں منایا۔ اور جب آپ اپنے کزنز کے ساتھ مزاق ہی نہ کر سکو تو کزنز کا فائدہ لیکن حیام کے رویے نے آرش کو فکر مند کر دیا تھا۔

****

دوپہر کے تین بج رہے تھے۔ سب اپنے اپنے کمروں میں ستانے کے لیے گئے تھے۔ وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں ہاتھ میں کتاب لے جھولے پہ بیٹھی تھی۔

بظاہر وہ کتاب میں مصروف دکھ رہی تھی لیکن دماغ اسکا دوپہر والے واقعے میں اٹکا تھا کہ کسی نے پیچھے سے آ کے اسکی آنکھوں پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھے۔ وہ اس لمس کو پہچانتی تھی۔ مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ان ہاتھوں کہ پاس لے جاتے

جاتے رکی۔ مسکراہٹ فوراً سمٹ گئی۔اس نے اپنی آنکھوں سے نووارد کے دونوں ہاتھ ہٹائے اور بنا مڑے ہی مخاطب ہوئی۔

''کوئی کام تھا۔'' سپاٹ لہجہ۔

''اچھا! تو اب تمہارے روم میں بھی مجھے کام سے آنا ہو گا۔بغیر کسی کام کہ نہیں آسکتا؟''نووارد نے اسکے برابر جھولے پہ بیٹھنے کی ناکام کوشش کی۔

''ہاں! نہیں آسکتے۔'' وہ ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔

''ارے کیوں؟ میں اپنی بہن کے کمرے میں کیوں نہیں آسکتا؟''اس نے بالکنی کی ریلنگ سے ٹیک لگالی۔

''i am not your behen!'' حیام نے اپنا چہرہ موڑلیا۔

www.novelsclubb.com

''پھر کیا ہو؟''آرش شرارت سے گویا ہوا۔

''کچرا۔'' حیام درشتی سے کہتی کمرے میں جانے لگی تھی۔آرش نے اپنا ہاتھ سر پہ مارا اور تقریباً بھاگتے ہوئے اسکا راستہ روکا۔

''سوری یار! میں مذاق کر رہا تھا۔''

”جانتی ہوں آرش اب پیچھے ہٹو۔“

”جانتی ہو تو ناراض کیوں ہو گئی؟“

”میں جوابدہ نہیں۔“ اب کی بار وہ آرش کو دھکا دیتی کمرے میں چلی گئی۔

”اوئے! اتنے نخرے کس کو دکھا رہی ہو؟“ آرش بھی اس کے پیچھے گیا۔

”تمہیں!“ وہ کتاب شیلف پہ رکھ کے اب اپنا موبائل چارجنگ سے ہٹا رہی تھی۔

”حیاء! بات تو سنو۔“ لہجے میں نرمی تھی۔

”سناؤ؟“ وہ موبائل میں مگن بولی۔

”ادھر دیکھو۔“ آرش نے اسکے ہاتھ سے موبائل چھینا۔

www.novelsclubb.com

”آرش سن رہی ہوں۔ موبائل دو۔“

”پہلے اتنا بتادو ناراض کیوں ہو؟“

”نہیں ہوں۔“ ایک لفظی جواب آیا۔

"ٹھیک ہے نہیں بتا رہی نہ اب میں بھی تم سے بات نہیں کروں گا۔" آرش نے اپنے نہ آنے والے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ڈرامے کروالو تم سے۔" حیام مسکرائی۔

"اچھا اب تو بتا دو ناراض کیوں تھی؟" آرش نے بیڈ پر گرتے ہوئے پوچھا۔

"کزنز ہنسے جا رہی تھی اس لئے۔" حیام نے کسی بچے کی طرح منہ بنایا۔

"ارے وہ تو سب ہنسے تھے۔" آرش کو حیام کے اِس طرح کہنے پر پیار آیا۔

"تو وہ کیوں ہنسی؟"

"اچھا مطلب تم کیا چاہتی ہو ہم لوگ کوئی مذاق کریں لیکن وہ نہ ہنسے؟" آرش نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ ہنسے لیکن اتنا کیوں ہنس رہی تھی؟"

"مجھے تمہاری دماغی حالت پہ شک ہو رہا ہے۔" آرش نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا۔

"شٹ اَپ! اب نکلو کمرے سے۔" حیام واپس اپنے روپ میں آگئی تھی۔

"کتنی بد تمیز ہو اپنے معصوم سے، چھوٹے سے، پیارے سے بھائی کو نکال رہی ہو۔ ناراض ہی اچھی تھی۔" آرش کمرے کے دروازے پہ کھڑا اپنا رونا رو رہا تھا۔

"اوہ! صرف پانچ منٹ چھوٹے ہو۔ اور تم جیسے معصوم پیارے پیدا ہو گئے تو ہو گیا کام۔ اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں ناراض ہی تھی۔ خود منانے آئے تھے۔" حیام بھی آرش ہی کی بہن تھی۔

"ہنہہ بد تمیز!" آرش ٹیڑھے میڑھے منہ بناتا وہاں سے چلا گیا۔

****

www.novelsclubb.com

آسمان سیاہ ہو رہا تھا۔ بادلوں کی وجہ سے چاند بھی چھپا ہوا تھا۔ وہ تھکا ہارا گھر میں داخل ہوا۔ گھر میں بھی اندھیرا ہو رہا تھا۔ وہ کچن میں گیا پانی پینے کی غرض سے

فرج کھولا ہی تھا۔ کہ اس کی نظر glassdoor پہ لگے sticky note پہ گئی۔ وہ بے اختیار مسکرایا۔

"کھانا اوون میں رکھ دیا ہے۔ کھانے کے بعد کچن سمیٹ دینا۔"

روحہ جس دن جلدی سو جاتی اس دن فرج پہ ایسا ہی نوٹ چپکاتی تھی۔ وہ نوٹ ٹیبل پہ رکھ کہ دبے پاؤں روحہ کہ کمرے میں گیا۔ دروازہ کھولا تو وہ سامنے ہی اپنے بستر پہ سوتی دکھائی دی۔ وہ اسکے قریب گیا تو دیکھا وہ ہاتھ میں ایک فریم پکڑے سو رہی تھی۔ سائڈ ٹیبل پہ چھوٹا سا کپ کیک رکھا تھا اور ساتھ ہی کاغذ کا ٹکڑا رکھا تھا جس پہ happy birthday mama لکھا تھا۔ اس سے زیادہ فیضان ضبط نہیں کر سکتا تھا۔ وہ روحہ کے کمرے سے باہر نکل آیا۔ اسکو خود بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کب آنسو آنکھوں کی باڑ پار کر کے اس کے گالوں پہ بہہ گئے۔

بیشک وہ ایک مضبوط پولیس افسر تھا۔ کتنے ہی خطرناک مجرموں کو اس نے جیل کی ہوا کھلائی تھی اور نجانے کتنے ہی کیس حل کیے تھے لیکن کوئی یہ نہیں جانتا تھا

www.novelsclubb.com

کہ وہ اپنے اندر کتنی محرومیوں سے لڑ رہا تھا۔ وہ کچن میں گیا کھانا جوں کا توں اٹھا کہ فرج میں رکھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

****

پورا گھر جانے کی تیاریوں میں لگا ہوا تھا جب کہ آرش بالکل رونے کے قریب تھا۔

''بھابھی بس اب مجھ معصوم پہ رحم کھائیں۔ پچھلے بیس منٹ سے میں baby shark سن رہا ہوں۔ اب مزید سنی تو میں شارک بن جاؤں گا۔'' آرش نے اس قدر روہانسی شکل بنا کہ بولا کہ اریج اور اسد کی ہنسی نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

''اسے اپنے بھائی کو دو میں بس بال بنالوں تو اسکو بھی تیار کرتی ہوں۔'' اریج نے بازل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''چاچو!'' آرش کمرے سے جانے لگا تھا کہ بازل نے پیچھے سے پکارا۔

"جی؟"

"چپس؟" بازل نے معصوم شکل بنا کہ کہا تو چاروناچار آرش کو اسے واپس لینا پڑا۔

"بھائی قسم سے بہت ڈرامے باز بچہ ہے۔" آرش بازل کو سینڈل پہناتے ہوئے اسد سے مخاطب ہوا۔

"تیرا ہی بھتیجا ہے۔" اسد نے بھی فوراً جواب دیا۔

****

آرش بازل کو چیز دلا کے گھر میں داخل ہوا اور لوئنج میں بیٹھ کہ چپس کھانے لگا۔

پاس ہی بازل بیٹھا اپنی چیز کھا رہا تھا۔

"جلدی کھاؤ پھر میں آپکو ماما کو دے کے آؤں اور خود بھی تیار ہونے جاؤں۔"

آرش نے LAYS کا پیکٹ کھولتے ہوئے کہا۔

"آرش کیا کھا رہے ہو؟" ابھی اس نے ایک چپس اٹھا کہ منہ میں ڈالا ہی تھا کہ پیچھے سے نسوانی آواز آئی۔

"چپس کھا رہا ہوں۔"

"مجھے بھی دو۔" اب وہ اسکے مقابل آ کہ کھڑی ہو گئی تھی۔

"تمہیں کس نے دلائی چیز؟" اب وہ بازل سے مخاطب تھی

"چاچو نے۔" بازل نے جیلی کھاتے ہوئے کہا۔

"بس بہنوں پہ پیسے مت خرچ کرنا۔ بلکہ اُن سے مانگنا۔" زرناب نے آرش کہ بازو پہ مارتے ہوئے کہا۔

"یار تم کیا جنگلی بلی کی طرح آ گئی ہو؟ اور وہ تو چھوٹا بچہ ہے۔" آرش نے زرناب سے چپس دور کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ابھی آرش اتنا ہی بول پایا تھا کہ زرناب نے چپس کا پیکٹ جھپٹا اور پیچھے کھڑی عنایہ کو ٹھمبس اَپ کا اشارہ کرتے ہوئے بھاگ گیٔ۔

"اوئے واپس دو!" اس نے صوفے سے چھلانگ لگائی۔

"ٹاٹا۔" عنایہ بھی ہاتھ ہلاتی اسکو چڑاتے ہوئے بھاگ گئ۔

"بدتمیز۔ بھوکیاں۔" آرش ٹیڑھے میڑھے منہ بناتا صوفے تک آیا۔ بازل کو اسد کو تھما کر وہ بھی اپنے کمرے میں تیار ہونے چلا گیا۔

****

ہمیشہ کی طرح لڑکیوں اور انکی ٹکر پہ آرش ملک نے دیر سے تیار ہونے کی قسم کھا رکھی تھی۔ سب لوگ اسد کی گاڑی میں جا چکے تھے۔ صرف ینگ جنریشن اور عابد صاحب گھر تھے۔ کیونکہ انکی تیاریوں کو اگر کوئی جلدی ختم کروا سکتا تھا تو وہ تھے عابد صاحب۔

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں ضارف، ہمائیل اور حیام کب سے تیار بیٹھے تھے۔

"تم بھی تو لڑکی ہو لیکن اتنی جلدی تیار ہو جاتی ہو۔ان سب کو بھی سکھاؤ کیسے تیار ہوتے ہیں۔"معیز جو ایک کو جلدی تیار ہونے کا بولنے گیا تھا صوفے پہ تقریباً گرتے ہوئے حیام سے مخاطب ہوا۔

"اسکی کسر آرش صاحب جو پوری کر دیتے ہیں۔"ضارف جو کب سے تپا بیٹھا تھا بولا۔

"انکا ہمیشہ کا ہی ہے۔آئندہ سے میں سب سے آخر میں تیار ہوا کروں گی۔"

حیام بھی منہ بگاڑتی بولی۔

ان سب میں صرف ہمائل تھا جو اپنے فون میں لگا تھا۔

"چلیں؟"کنزا نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"سب تو آجائیں۔"حیام نے جواب دیا۔

"ہاں جی تو کیسا لگ رہا ہوں؟"آرش نے بھی لاونج میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔وہ کریم کلر کی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا۔

''آرش جو تونے پہنا ہے وہی ہم تینوں نے بھی پہنا ہے۔ لیکن تونے اتنی دیر کہاں لگائی ہے؟'' ضارف نے جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کیا۔

ان سب نے شلوار قمیض پہن رکھی تھیں۔ ضارف نے navy blue، ہمائیل نے ڈارک براؤن، معیز اور اسد نے سفید جبکہ سعد نے olivegreen رنگ کی۔

ان کے برعکس تمام لڑکیوں نے انارکلی فراک اور چوڑی دار پاجامے پہن رکھے تھے۔ صرف حیام نے ہلکے گلابی رنگ کی کرتی سفید ٹراؤزر اور سفید دوپٹے کے ساتھ پہن رکھی تھی۔ وہ ہمیشہ سے ہی الگ کپڑے خریدتی تھی۔

''یار بس بھی کرو اب۔'' ضارف نے عنایہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے

www.novelsclubb.com

ہوئے کہا۔

''اللہ ضارف جلدی آؤ۔ یہ بس پیچھے کہ بال رہ گئے ہیں سٹریٹ کر دو۔ پلیز۔''

عنایہ جو کب سے اپنے پیچھے کے بال سٹریٹ کرنے کی جدوجہد کر رہی تھی ضارف کو دیکھتے ہی چہکی۔

"یاخدا۔قرآن خوانی ہے شادی نہیں۔"ضارف نے اسکے ہاتھ سے سٹریٹنر پکڑتے ہوئے کہا۔

دس منٹ بعد عنایہ اپنا مکمل سراپا آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟"وہ جامنی فراک پہنے ضارف سے مخاطب ہوئی۔

"بہت حسین۔اب چل لو۔"ضارف نے عنایہ کا ہاتھ پکڑ کہ کھینچا اور زرناب لوگوں کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

"آجاؤ۔"

"اللہ کا واسطہ ہے یار آجاؤ۔"اجازت ملنے پر اس نے جھٹ سے دروازہ کھولا اور ہاتھ جوڑتے ہوئے تقریباً روہانسہ ہو گیا۔

"اللہ اللہ !کیا ہوا میرے بھائی کو؟"عظمی نے بالوں کو ہاف کیچ کرتے ہوئے پوچھا۔

"آپی ہم پچھلے بیس منٹ سے نیچے تیار بیٹھے ہیں آپ لوگ آنے کا نام ہی نہیں لے رہے۔"ضارف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بس ایک منٹ۔" زرناب نے اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟" وہ جو نیلے اور لال کے امتزاج والی فراک میں موجود تھی ضارف کے سامنے آئی۔

"بہت پیاری۔" ضارف نے محض مسکراتے ہوئے جواب دیا جبکہ یہ تو صرف اسکا دل ہی جانتا تھا کہ اسکے سامنے کھڑی وہ لڑکی کس قدر حسین لگ رہی تھی۔

****

خدا خدا کر کے ان کی تیاریاں ختم ہوئیں تو ساڑھے چار کے قریب انکی سواری نوید کاٹیج میں داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی لگ رہی ہوں؟" جب سب لوگ اندر چلے گئے تو اس نے ہمائل کا راستہ روکا۔

"ارے! بتاؤ؟" ہمائل اسکو اگنور کر کے جانے والا تھا کہ وہ پھر سے ہمائل کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"راستہ چھوڑو۔" ہمائل نے اس پہ نظر ڈالے بغیر غصے سے کہا۔

"اتنی بھی کیا اکڑ؟" اس نے ہمائل کے ساتھ فرینک ہونے کی کوشش کی۔

"کنزا یہ تھرڈ کلاس حرکتیں مت کیا کرو۔ اپنی عزت گھٹا رہی ہو اس طرح تم۔" ہمائل اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کنزا سے مخاطب ہوا اور سائیڈ سے نکل گیا۔

پیچھے کنزا تلملا کر رہ گئی۔ "تمہیں تو میں دیکھ لوں گی مسٹر ہمائل۔"

www.novelsclubb.com

****

مغرب سے پہلے سب مرد قبرستان سے واپس آ گئے تھے۔ دعا کے بعد کھانا کھایا اور اب کچن میں روحہ، حیام اور زرناب سب کے لئے قہوہ بنا رہی تھیں۔

''ہیلو لیڈیز۔''آرش نے کچن میں قدم رکھتے ہوئے کہا۔اس نے اور بازل نے نائٹ ڈریس پہن لیا تھا۔

''ابھی سے چینج کر لیا؟''زرناب نے قہوہ کو ابالتے ہوئے دونوں سے پوچھا۔

''کیوں کہیں جانا تھا؟''آرش نے کاؤنٹر پہ چڑھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں بھئی۔ایسے ہی پوچھا تھا۔''زرناب نے کپ اور ٹرے روحہ کو پکڑاتے ہوئے کہا۔

''میں نے چائے پینی ہے۔''آرش نے روحہ کو کپ میں قہوہ ڈالتے دیکھا تو بولا۔

''کیوں تم کوئی اسپیشل ہو؟''حیام نے پوچھا۔

اس سے پہلے آرش کچھ کہتا روحہ بولی۔''اچھا تم پانچ منٹ رکو میں بنا دیتی ہوں۔''

www.novelsclubb.com

''ہائے تھینک یو آپی۔''آرش نے کاؤنٹر سے اترتے ہوئے کہا۔

''تم یہ لے کہ جاؤ میں چائے لے کے آ رہی ہوں۔''روحہ نے ٹرے زرناب کو دیتے ہوئے کہا۔

زرناب کچن سے نکلی ہی تھی کہ حرا جو کہ روحہ اور فیضان کی سوتیلی بہن تھی داخل ہوئی۔

"آؤ حرا۔" روحہ نے چائے کے لئے پانی بھرتے ہوئے کہا۔

"نہیں بس ہم جانے لگے تھے تو میں نے سوچا تم سے مل آؤں۔ تم میری انگیجمنٹ پہ بھی نہیں آئی۔"

"بس کچھ مصروفیات تھیں۔" روحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ حیام کونے پہ کھڑی ان دونوں کی گفتگو سن رہی تھی۔

"یہ دیکھو کیسی ہے؟" حرا نے انگوٹھی دکھانے کے لیے اپنا ہاتھ آگے کیا۔

"ماشاالله! بہت خوبصورت۔" روحہ نے خوشی سے کہا۔

"ڈائمنڈ کی ہے۔" حرا نے جتانے والے انداز میں کہا۔ "اور یہ دیکھو میرا fiance۔" اب وہ موبائل میں روحہ کو تصویر دکھا رہی تھی۔

"ماشاالله! بہت پیاری جوڑی ہے تم دونوں کی۔" روحہ نے اب بھی خوشی سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"پتا ہے لنڈن گریجویٹ ہے۔" حرا نے اتراتے ہوئے جواب دیا۔روحہ صرف مسکرائی جبکہ پیچھے کھڑی حیام ٹیڑھے میڑھے منہ بنا رہی تھی۔

"ویسے روحہ اب تم بھی کچھ سوچ لو۔مجھ سے دو سال بڑی ہو۔" حرا نے نزاکت سے اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔روحہ چائے میں دودھ ڈالتے ہوئے مسکرائی۔حیام کو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ روحہ حرا کو برداشت کیسے کر رہی تھی۔

"سوچلوں گی۔فیالحال کیریئر پہ فوکس ہے۔" روحہ نے چائے کپ میں نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"ofcourse تمہارے رشتے ایک ہی بار آتے ہیں۔دوسری دفعہ میں انکار آتا ہے۔" حرا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"حیام یہ آرش کو دے آؤ میں آرہی ہوں۔" روحہ نے حیام کو چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے کہا۔

"جی آپی۔" حیام نے کپ پکڑا۔ "آپ جانے لگیں تھیں نہ تو جائیں۔" حیام نے حرا کو بظاہر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔" حرا نے پہلے حیام کو گھورا اور پھر روحہ کو اللہ حافظ کرتی باہر نکل گئی۔

****

"لو تمہاری چائے۔" حیام نے آرش کو کپ تھماتے ہوئے کہا۔

"حیاء روحہ کہاں ہے؟ اسے کہو اب آ بھی جائے۔" عظمیٰ نے حیام کو واپس جاتے دیکھا تو بولی۔

"جی آپی۔" حیام کہہ کے رکی نہیں چلی گئی۔

کچن میں داخل ہوتے ہی اسے روحہ کہ رونے کی آواز آئی۔ پہلے اس نے زور سے آنکھیں میچیں اور روحہ کہ برابر جا کہ کھڑی ہو گئی۔ حیام کو آتا دیکھ روحہ نے اپنے آنسو صاف کرنے کی ناکام کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کیوں سن رہی تھیں اس فضول لڑکی کی باتیں۔" حیام نے روحہ کو ٹشو دیتے ہوئے کہا۔

"حیاء میرے رشتے آتے ہیں۔ لیکن انکار صرف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ لڑکی یتیم ہے۔ جہیز میں کیا لائے گی۔ جن کو پتا لگتا ہے بھائی پولیس میں ہے وہ آتے ہیں لیکن میرے پیر کا سن کہ خاموش ہو جاتے ہیں۔" روحہ کی آنکھوں سے آنسو زاروقطار بہہ رہے تھے۔

"آپی!" حیام نے کہنا چاہا اس سے پہلے روحہ بول پڑی۔

"اس میں میرا کیا قصور کہ اللہ نے میرے پاؤں میں معزوری رکھی۔ مجھ سے میرا باپ چھین لیا۔ کیا میں اتنی بے مول ہوں کہ کوئی بھی آئے گا، مجھے یتیمی اور معزوری کا طعنہ دے گا اور چلا جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

حیام نے روحہ کو کندھے سے پکڑ کے پاس رکھی کرسی پہ بٹھایا۔ ڈائننگ پہ رکھے جگ سے گلاس میں پانی دیا۔ جب روحہ نے پانی پی لیا تب وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھی اور اس کے دونوں ہاتھ تھامتی ہوئی بولی۔

"کس نے کہا کہ آپ بے مول ہیں؟ یہ سب فضول باتیں کرتے ہیں انکی باتوں پہ دھیان نہ دیا کریں۔اور آپ کوئی معذور نہیں ہیں۔اتنی اچھی اور کامیاب RJ ہیں۔اصل معزور تو یہ ہیں۔ذہنی معذور خود کچھ کر نہیں سکتے دوسروں کو بھی unmotivate کرتے ہیں۔" حیام کا انداز ایسا تھا کہ روحہ کے آنسو تھم گئے۔

"اور رہی بات انکل کی ڈیتھ کی تو وہ تو اللہ کی مرضی۔اور اگر اللہ نے آپ سے باپ لیا تو اتنا اچھا بھائی بھی تو ہے نہ۔اور ہم سب بھی تو ہیں۔" حیام کی بات پہ روحہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"اور باقی رہی رشتے کی بات تو دیکھے گا آپکو حرا سے زیادہ اچھا لڑکا ملے گا جو آپ کی قدر کرے گا۔"

www.novelsclubb.com

"اب جلدی سے مسکرادیں۔شاباش!" حیام نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

حیام ایسی ہی تھی۔سب کے دکھ، درد، پریشانیاں سنتی اور پھر انکا حل نکال دیتی۔

یہی وجہ تھی آرش کے علاوہ ضارف، زرناب، عنایہ، روحہ، عظمی، بازل کے

علاوہ فیضان بھی اپنی ساری باتیں، مسئلے حیام سے شئیر کرتا۔ وہ ان سب کی secret keeper تھی۔ ہر کسی کی لائف میں ایک سیکریٹ کیپر تو ہونا ہی چاہیے جس سے آپ ہر چیز شئیر کریں اور وہ آپکو جج بھی نہ کرے۔

حیام کے بولنے کی دیر تھی کہ روحہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔ روحہ کھڑی ہوتی اس سے پہلے کسی نے اس کے آگے ٹشو باکس کیا۔ روحہ اور حیام نے اچھنبے سے سر اٹھا کہ دیکھا تو معیز کھڑا مسکرا رہا تھا۔

''اچھا لیکچر دیتی ہے نہ حیاء۔''ٹشو باکس ٹیبل پہ رکھ کے اب وہ حیام کے برابر کھڑا ہو گیا تھا۔

''باہر چلیں ؟ ابھی صرف میں آیا ہوں۔ آرش یا عنایہ آگے تو پوری کہانی سنانی پڑے گی۔''معیز کے کہنے کا انداز ایسا تھا کہ روحہ کو ہنسی آ گئی۔

''روتے ہوئے پیاری لگتی ہیں۔ مگر ہنستے ہوئے تو حسین لگتی ہیں۔''

''آہم آہم !'' برابر کھڑی حیام نے گلا کھنکارا۔ ''چلیں ؟''

www.novelsclubb.com

"ladies first۔"معیز نے ایک ہاتھ کمر پہ باندھتے ہوئے ایک ہاتھ دروازے کی طرف کیا۔

"تھینکیو!" حیام روحہ کا ہاتھ پکڑ کے اسے کھینچتی ہوئی لے گئی جبکہ وہ پیچھے مسکرایا۔

****

جاری ہے

www.novelsclubb.com